



تاریخ الاجراء: ۱۰/۶/۱۴۴۱ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رقم المسلسل: ۶۰

(۱)

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام اس مسئلے کے بارے میں کہ تبلیغی جماعت والوں کا اللہ کے راستے میں نکلنے پر ایک عمل کا ثواب انچاس کروڑ بتلانا کیا احادیث سے ثابت ہے؟ اگر ثابت ہے تو کیا مسلک اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند کے فتاوی جات میں کسی نے نقل کیا ہے؟ برائے کرم اس کا مدلل و مفصل باحوالہ جواب دیجئے۔

الْجَوَابُ حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

تبلیغی جماعت کا بیان کردہ انچاس کروڑ کا ثواب احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اور اکابرین امت کے مستند کتب و فتاوی جات میں منقول ہے، جس میں مذکورہ مسئلہ کو مدلل و مفصل بیان کیا گیا ہے، البتہ مندرجہ ذیل باتیں ملحوظ رہے:

(۱) انچاس کروڑ کا ثواب بیان کرتے وقت حقیقت ضرب کو واضح کیا جائے کہ یہ دو حدیثوں کے ضرب دینے سے ثابت ہوتا ہے (ایک حدیث میں ہے کہ "فی سبیل اللہ" ایک درہم خرچ کرنے کا ثواب سات لاکھ کے برابر ہے، دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک کا بدلہ سات سو گنا المضاعف ہوتا ہے۔ سات لاکھ کو جب سات سو سے ضرب دیا جائے تو انچاس کروڑ بنتا ہے) تاکہ کسی قسم کا کوئی شبہ باقی نہ رہے۔

(۲) جہاں پر مذکورہ ثواب کے بیان کرنے سے فتنہ اور انتشار یا اس کے رد کرنے کا اندیشہ ہو تو ایسی جگہوں میں اس کے بیان کرنے سے احتراز کیا جائے کیونکہ حدیث رسول ﷺ کا معاملہ ہے جس میں احتیاط بہر حال ضروری ہے۔

(۳) یہ فضیلت صرف دعوت و تبلیغ میں نکلنے کے ساتھ خاص نہ کیا جائے بلکہ ہر وہ نیک عمل جو فی سبیل اللہ کے زمرے میں آتا ہو جیسے طلب علم، درس و تدریس، جہاد و قتال اور تزکیہ نفس وغیرہ سب کو شامل ہے۔

(۴) انچاس کروڑ کا ثواب بیان کرتے وقت دعوت و تبلیغ کو فوقیت دے کر دین کے دوسرے شعبوں کو کم تر نہ سمجھا جائے بلکہ دین کا ہر شعبہ اپنی اپنی جگہ پر انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

نمونہ کے طور پر چند فتاوی جات ملاحظہ ہوں:

(۱) فتاوی دارالعلوم دیوبند (حوالہ نمبر 1555/ھ = 1242/ھ) میں مذکور ہے:

سوال:..... میرے دو سوالات ہیں:

(۱)..... ہمارے تبلیغی جماعت والے بھی اکثر دو احادیث کو ملا کر یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلا کرو اس سے نماز کا ثواب

490000000 (انچاس کروڑ) ہو جاتے ہیں۔ اس بارے میں شریعت کیا فرماتی ہے؟

(جاری ہے)



(۲)

(۲) کیا تبلیغی جماعت میں جانا اللہ کے راستے میں داخل ہے؟

الحواب وباللہ التوفیق:

(۱)..... یہ محض تبلیغی جماعت والوں کا ہی بیان نہیں بلکہ امارت مبارکہ کی روشنی میں شرع حدیث نے یہ مطلب بیان کیا ہے۔ لذل المسجود

فی حل اسی داؤد وغیرہ میں بھی ہے۔

(۲)..... بلاشبہ داخل ہے، اس سلسلے میں بہت عمدہ مدلل و مفصل کلام الاعتدال فی مراتب الرجال المعروف ب اسلامی سیاست اردو میں ہے

، یہ کتاب دیوبند دہلی وغیرہ کے کتب خانوں میں عام قیماً دستیاب ہے۔

(۲) نجم الفتاویٰ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 293 میں مذکور ہے:

سوال:..... کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عقلم اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارا سوال انچاس کروڑ کے بارے میں ہے۔ مفتی صاحب!

تبلیغی ساتھی دعوت و تبلیغ میں نکلنے پر انچاس کروڑ کا ثواب بتاتے ہیں۔ کیا یہ حدیث سے ثابت ہے؟ سنا ہے کہ یہ لوگ دو حدیثوں کو ضرب دے کر یہ نتیجہ نکالتے

ہیں اس بارے میں دو سوالوں کا جواب مطلوب ہے۔

(۱)..... ایک یہ کہ اس طرح حدیثوں کو ضرب دینا کیسا ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟

(۲)..... سنا ہے کہ ان دو حدیثوں میں اصل جہاد کی فضیلت، بیان کی گئی ہے تو کیا جہاد کی فضیلت میں وارد حدیث کو ضرب دینا صحیح ہے؟

الحواب بعون الملک الوہاب

(۱)..... مذکورہ فضیلت دو حدیثوں کو ملانے سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ اس طرح کہ ایک حدیث میں ہے کہ "فی سبیل اللہ" ایک درہم خرچ کرنے

کا ثواب سات لاکھ کے برابر ہے، دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک کا بدلہ سات سو گنا المضاعف ہوتا ہے۔ سات لاکھ کو جب سات سو سے

ضرب دیا جائے تو انچاس کروڑ بنتا ہے۔ اگرچہ اس طرح حدیث بیان کرنے میں کوئی حرج تو نہیں، کیونکہ دونوں باتیں حدیث سے ثابت ہیں لیکن احتیاط

اس میں ہے کہ حقیقت ضرب کو واضح کر دیا جائے، تاکہ کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے کیونکہ معاملہ بیان حدیث کا ہے جو انتہائی نازک موقع ہے۔

(۲)..... جہاد جہد سے مشتق ہے یعنی کوشش کرنا، اس کا اولین مصداق قتال بالسیف ہے اس کے علاوہ احادیث کلمتہ اللہ کے لئے ہر کوشش پر جہاد

کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ جہاں فضائل جہاد کو تبلیغ کے لئے بیان کیا جاتا ہے اس میں عموماً "فی سبیل اللہ" کے لفظ سے استدل لال کیا جاتا ہے۔ لفظ جہاد اور فی سبیل

اللہ کا اطلاق دوسرے دینی کاموں پر ہو سکتا ہے، چنانچہ علامہ شامی مدافع العساکر کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ "وفی سبیل اللہ بدخل فیہ

جميع الفرب وکل من سعی فی طاعة اللہ" عبارت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ ہر وہ کوشش جو اطاعت الہی سے متعلق ہو اس پر فی سبیل اللہ کا اطلاق

ہو سکتا ہے۔ نیز حافظ ابن حجر نے تعلیم و تعلم وغیرہ کو جہاد قرار دیا ہے چونکہ تبلیغ دین کا کام اسی زمرے میں آتا ہے (اس لئے تبلیغ بھی جہاد کا ایک شعبہ ہے) لہذا

جن آیات و احادیث میں جہاد کے فضائل وارد ہوئے ہیں تو ان کو تبلیغ کے فضائل کے مواقع پر بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ وہ احادیث جو قتال

بالسیف کے ساتھ خاص ہیں ان کو کسی دوسرے معنی کی طرف پھیرنا درست نہیں۔

(۳) فتاویٰ فریدیہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 169 میں مذکور ہے:

(جاری ہے)

(۳)

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان دین متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ

(۱) تبلیغی جماعت والے اللہ کی راہ (تبلیغ) میں نکل کر ایک نماز کی ادائیگی کا اجر و ثواب انچاس کروڑ بتاتے ہیں کیا قرآن و حدیث سے یہ

بات ثابت ہے براہ کرم تعین حدیث فرمادیتے یہ سنا ہے کہ بعض احادیث کی ضرب سے یہ تعداد حاصل ہوتی ہے کیا یہ ضرب دینا درست ہے؟

(۲) اگر ضرب دینا درست ہو جائے تو پھر ایک شخص سواک استعمال کر کے گھر کے بجائے مسجد میں نماز باجماعت ادا کرے تو سواک سے ستر

گنا اجر بڑھ گیا اور مسجد میں جماعت کے ساتھ ادائیگی کا ۲۵ گنا اجر بڑھ گیا تو $۲۵ \times ۷۰ = ۱۷۵۰$ جس کا حاصل تقریباً ستر لاکھ پچاس ہزار بنتا ہے اور اگر رمضان

میں ادا کرے تو ایک فرض ادا کرنا ستر فرض کی ادائیگی کے برابر ہے تو حاصل ضرب ایک کروڑ بائیس لاکھ پچاس ہزار بنتا ہے تو اب اگر یہ شخص یہ تعبیر ادا کرے کہ

رمضان کے مہینہ میں سواک استعمال کر کے جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی پر ایک کروڑ بائیس لاکھ پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملے گا نیز مذکورہ بالا

قیود کو سامنے رکھ کر نماز بیت اللہ میں ادا کرے تو اور بڑھے گا۔ تو کیا اس طرح کے ضرب وغیرہ کا سلسلہ درست ہوگا؟

(۳) مروجہ مخصوص کیفیت والی خروج فی سبیل اللہ کہاں تک درست ہے مدارس کے طلباء فی سبیل اللہ کے زمرے میں داخل ہیں یا نہیں؟

الجواب: بحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم أما بعد: پس اللہ تعالیٰ کے راستے میں نمازی ہونے والے شخص کے متعلق ایک نماز کا ثواب

انچاس کروڑ ہونا حدیث سے ثابت ہے "قال رسول اللہ ﷺ: ومن غزا بنفسه في سبيل الله وأنفق في وجهه ذلك فله بكل درهم سبعمائة

درهم رواه ابن مسعود وقال رسول الله ﷺ: ان الصلاة والصيام والذكر يضاعف على النفقة في سبيل الله عز وجل بسبعمائة ضعف)

رواه أبو داؤد في باب تضعف الذكر في سبيل الله -

اس حدیث کی عبارت میں اگرچہ نمازی کا ذکر ہوا ہے لیکن حدیث کی دلالت سے یہ ثواب ہر اس شخص کے لئے ثابت ہے جو کہ اعلاء کلمۃ اللہ

اور اشاعت دین کرے مثلاً معلم، معلم، مجاہد اور مبلغ وغیرہ۔

(۲) اور جب مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ گنا ہے تو جب یہ نماز باجماعت ہو اور اس کے وضوء میں سواک استعمال کیا گیا ہو تو اس کے

ثواب کا سترہ کروڑ پچاس گنا ہونے میں کیا استبعاد ہے و حکمذ (۲۵۰۰۰۰۰ = ۲۵ \times ۱۰۰۰۰۰)

(۳) تعلیم اور تبلیغ بذات خود فرائض مخصوصہ ہیں اور ان کا ان مدارس کی شکل میں اور مراکز اور جماعات کی شکل میں کرنا بدعات مستحذہ مستحسنہ ہیں

جیسا کہ شامی میں مذکور ہے: قال ابن عابدین: بدعة محرمة والافتد نكون واجبة كنصب الأدلة على أهل الفرق الضالة وتعلم النحو المفهم

للكتاب والسنة ومدونة كاحداث نحو رباط ومدرسة وكل احسان لم يكن في الصدر الأول الخ۔ (رد المحتار ص ۴۱۴ حل ۱ مطلب

البدعة حمسة اقسام باب البدعة)۔ اور مصاحح وقت ہیں اور خروج فی سبیل اللہ دونوں کو شامل ہے۔ اور خروج فی سبیل اللہ کو کسی ایک کے ساتھ مخصوص کرنا

تحریف اور جہالت ہے۔

(۴) فتاویٰ حقانیہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۴۰ میں مذکور ہے:

سوال: تبلیغی جماعت میں وقت اگانے پر ایک نیکی پر انچاس کروڑ نیکیوں کا ثواب ملنے کا بتایا جاتا ہے، شرعاً اس کا ثبوت ہے یا نہیں؟

الجواب: تبلیغ کے لئے وقت اگانے پر انچاس کروڑ تک تضاعف اعمال کا مسئلہ دو احادیث کے ضرب دینے سے ثابت ہوتا ہے لیکن یہ زیادت

(جاری ہے)



مطابقاً فی سبیل اللہ نکلنے سے وابستہ ہے اس کو مختص تبلیغی جماعت میں وقت لگانے کے ساتھ خاص کر نامناسب نہیں۔ لمارواہ ابو داؤد سلیمان بن اشعث السحستانی فی سنہ: عن سہل بن معاذ عن ابيه قال قال رسول اللہ ﷺ: ان الصلاة والصيام والذكر يضاعف على النفقة في سبيل اللہ عزوجل بسبعمانۃ ضعف۔ (سنن ابی داؤد ۲/۳۳۸) ورواه أبو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ رحمہ اللہ فی سنہ: عن علی بن ابی طالب وأسی الدرداء وأسی ہریرۃ وأسی امامۃ الباہلی و عبد اللہ بن عمر و جابر بن عبد اللہ و عمران بن الحصین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کلہم یحدث عن رسول اللہ ﷺ أنه قال: من أرسل بنفقة فی سبیل اللہ وأقام فی بیتہ فلہ بكل درہم سبع مائۃ درہم ومن غزی بنفسہ فی سبیل اللہ وأنفق فی وجہ ذالک فلہ بكل درہم سبع مائۃ الف درہم، ثم تلا هذه الآیۃ واللہ یضاعف لمن یشاء" (رواه ابن ماجہ باب فضل النفقة فی سبیل اللہ ص ۱۹۸، واسناده ضعیف، كما مر فی أبواب الحدیث)

وقد ذكره الشيخ العلامة جلال الدين السيوطي رحمه الله: عن عمران بن الحصين كلهم يحدث عن رسول اللہ ﷺ أنه قال: من أرسل بنفقة فی سبیل اللہ وأقام فی بیتہ فلہ بكل درہم سبع مائۃ درہم ومن غزی بنفسہ فی سبیل اللہ وأنفق فی وجہ ذالک فلہ بكل درہم سبع مائۃ الف درہم، ثم تلا هذه الآیۃ واللہ یضاعف لمن یشاء. وعن أنس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ "النفقة فی سبیل اللہ تضاعف سبعمانۃ ضعف"۔ (الدر المنثور جلد ۱ صفحہ ۳۳۶ سورۃ آل عمران)، ومثله فی تفسیر القرآن لابن کثیر (صفحہ ۱۱۱۱)۔

۳۱۷ سورۃ آل عمران



(۵) فتاویٰ دارالعلوم زکریا جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر 440.304 میں مذکور ہے:

سوال نمبر ۱:..... تبلیغی جماعت میں جانے والے حضرات کی نماز کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی ایک نماز کا ثواب ۳۹ کروڑ ہے اس کا ثبوت ہو تو بتلا دیجئے اور اگر کوئی ثبوت ہے تو کیا تبلیغ میں جانے والے کی نماز کا ثواب مسجد الحرام کی نماز سے بھی زیادہ ہے کیونکہ مسجد الحرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ ہے؟

سوال نمبر ۲:..... عام طور پر تبلیغی حضرات جہاد فی سبیل اللہ یا مطلق فی سبیل اللہ کی آیات اور احادیث کو دعوت و تبلیغ پر محمول کرتے ہیں کیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟

جواب نمبر ۱:..... تبلیغی حضرات جو بات کہتے ہیں یہ ان کی خصوصیت نہیں، بلکہ عام ہے جو بھی اللہ کے راستہ میں نکلے خواہ جہاد کے لئے، طلب علم کے لئے، حج و عمرہ کے لئے یا کسی اور نسبت سے وہ اس ثواب کا مستحق ہوگا اسی طرح یہ فضیلت ایک روایت سے نہیں لی گئی بلکہ دو حدیثوں کو ملا کر تبلیغی حضرات یہ بات کہتے ہیں۔

پہلی حدیث:

"ومن غزی بنفسہ فی سبیل اللہ وأنفق فی وجہ ذالک فلہ بكل درہم سبع مائۃ الف درہم، ثم تلا هذه الآیۃ واللہ یضاعف لمن یشاء" (رواه ابن ماجہ باب فضل النفقة فی سبیل اللہ ص ۱۹۸، واسناده ضعیف، كما مر فی أبواب الحدیث)

یعنی جس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان سے جہاد کیا اور اللہ کے راستہ میں ایک درہم بھی خرچ کیا تو اس کو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا، اس

(جاری ہے)

سے معلوم ہوا کہ راہِ خدا میں ایک درہم کا خرچ کرنا سات لاکھ درہم خرچ کرنے برابر ہے۔

مصباح الرجاء میں ہے: هذا اسناد ضعيف :

الحليل بن عبد الله لا يعرف، قاله الذهبي وابن عبد الهادي قلت: قال عبد العظيم المنذرى فى كتاب الترغيب فى النفقة فى سبيل الله: ان الحسن لم يسمع من عبد الله بن عمرو ولا من ابي هريرة ولا من عمران بن الحصين وسمع من غيرهم۔ والله اعلم۔

وقال الشيخ الألبانى فى "ضعيف الترغيب والترهيب ۱/ ۲۰۲": ضعيف۔

وبالحملة فالحديث ضعيف لكن يعمل به فى فضائل الأعمال۔

دوسری حدیث:

وقال رسول الله ﷺ ان الصلاة والصيام والذكر يضاعف على النفقة فى سبيل الله عز وجل بسبعمان ضعف (رواه أبو داؤد ۱/ ۳۳۸) یعنی اللہ کے راستے میں نماز، روزہ اور ذکر کا ثواب اللہ کے راستے میں خرچ کے مقابلہ میں سات سو گنا زیادہ ہے۔ اس سات لاکھ کو سات سو (۷۰۰) سے ضرب دیں تو ۳۹۰ ملین یعنی ۹۴ کروڑ بن جاتے ہیں اس ۳۹ کروڑ والی روایت کی یہ حقیقت ہے۔

وفى اسنادہ:

(۱) زبان بن فائد المصرى، قال أحمد: أحاديثه مناكير۔ وقال ابن معين: شيخ ضعيف۔ وقال ابن حبان: منكر الحديث جداً يتفرد عن

سهل بن معاذ بنسخة كأنها موضوعة لا يحتج به۔ وقال المساحى: عنده مناكير۔ (تهذيب التهذيب ۳/ ۲۷۴-۲۰۶۷)۔

(۲) سهل بن معاذ بن أنس الجهني، قال ابن معين: ضعيف۔ قلت (ابن حجر): لا يعتبر حديثه ما كان من رواية زبان بن فائد عنه وذكره فى

الضعفاء فقال: منكر الحديث جداً (تهذيب التهذيب ۴/ ۲۳۴-۲۷۶۰)۔

قال الشيخ الألبانى فى "صحيح وضعيف جامع الصغير ۸/ ۳۶۴-۳۴۱۷" وفى "الجامع الصغير وزيادته ۱/ ۳۴۲": ضعيف۔

وقال المناوى: وهو حديث ضعيف لضعف زبان بن فائد۔ (التيسير بشرح الجامع الصغير للمناوى ۱/ ۵۹۲-۲۴۹۸)۔

وبالحملة فالحديث ضعيف لكن يعمل به فى فضائل الأعمال۔

پھر اس ۳۹ کروڑ کے ثواب میں اور مسجد الحرام کے ثواب میں کوئی تقابل مقصود نہیں ہے جیسا کہ اگر کہا جائے کہ فلاں شخص سب سے بہتر ہے تو اس بات سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ صحابہ سے بھی بہتر اور افضل ہو گیا کیونکہ دونوں میں کوئی تقابل ہی مقصود نہیں ہے، اسی طرح یہاں جو ثواب بیان ہوا اس میں اور مسجد الحرام کے ثواب میں کوئی تقابل مقصود نہیں۔

تاہم اگر تقابل کیا جائے تو ایک روایت کے مطابق مسجد حرام کا ثواب ایک لاکھ سے زیادہ بنتا ہے۔ ملا علی القاری رحمہ اللہ نے شرح مشکوٰۃ میں ایک حدیث کے ذیل میں لکھا ہے:

"قال رسول الله ﷺ صلاة الرجل فى بيته بصلوة أى تحب بصلوة واحد، وصلاته فى مسجد القبائل بخمس وعشرين صلاة

أى بالاضافة الى صلوة فى بيته لامطلقاً، وصلاته فى المسجد الذى يجمع فيه بخمس مائة صلاة أى بالنسبة الى مسجد الحى، وصلاته

فى المسجد الأقصى بخمسين ألف صلاة أى بالنسبة الى ما قبله، وصلاته فى مسجدى بخمسين ألف صلاة أى بالاضافة الى ما يليه

(جاری ہے)

ووصلاته فی المسجد الحرام بمائة ألف أى بالنسبة الى مسجد المدينة على ما يدل عليه سياق الكلام فيحتاج الى ضرب الأعداد فى بعض وانه يتبع بمصاعده كثيره (مرقات ۲/ ۲۲۸)۔

یعنی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز ہے یعنی ایک نماز کا حساب ہوگا اور محلہ کی مسجد میں ۲۵ نمازیں یعنی گھر کی نماز کے مقابلہ میں مطلقاً نہیں اور اسی کی نماز جامع مسجد میں ۵۰۰ نمازیں یعنی نسبت ماقبل کے اور اس کی نماز مسجد اقصیٰ میں ۵۰,۰۰۰ نمازیں نسبت ماقبل کے اور اس کی نماز میری مسجد میں ۵۰,۰۰۰ نمازیں نسبت ماقبل کے اور اس کی نماز مسجد الحرام میں ایک لاکھ نمازیں یعنی مسجد نبوی کے مقابلہ میں، پس ضروری ہے کہ بعض اہل کو بعض میں ضرب دیا جائے تو نتیجہ بہت اضافہ کے ساتھ سامنے آئے گا۔

چنانچہ اگر حساب کیا جائے ضرب کے ساتھ جیسا کہ حدیث مذکور کا تقاضہ ہے تو:

گھر میں: (۱)۔

محلہ کی مسجد: ۲۵۔

جامع مسجد: $۲۵ \times ۵۰۰ = ۱۲۵۰۰$ ۔

مسجد اقصیٰ: $۱۲۵,۰۰۰ \times ۵۰,۰۰۰ = ۶۲۵,۰۰۰,۰۰۰$ ۔

مسجد نبوی: $۶۲۵,۰۰۰,۰۰۰ \times ۵۰,۰۰۰ = ۳۱۲۵۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰$ ۔

مسجد حرام: $۳۱۲۵۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰ \times ۱۰۰,۰۰۰ = ۳۱۲۵۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰$ ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے تو ایک نماز کا ثواب ملتا ہے اور اگر اپنے محلہ کی مسجد میں نماز پڑھے تو اس سے ۲۵ گنا زیادہ ثواب ملتا ہے اور اگر جامع مسجد میں نماز پڑھے تو اس کو $(۲۵ \times ۵۰۰ = ۱۲۵۰۰)$ ساوی ثواب ملتا ہے اور اگر مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھے تو اس کو $(۱۲۵۰۰ \times ۵۰,۰۰۰ = ۶۲۵۰,۰۰۰,۰۰۰)$ ساوی ثواب ملتا ہے اور اگر مسجد نبوی میں نماز پڑھے گا تو اس سے $(۶۲۵۰,۰۰۰,۰۰۰ \times ۵۰,۰۰۰ = ۳۱۲۵۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰)$ ساوی ثواب ملے گا اور اگر مسجد حرام میں نماز پڑھے گا تو اس سے $(۳۱۲۵۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰ \times ۱۰۰,۰۰۰ = ۳۱۲۵۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰)$ ساوی ثواب ملے گا۔

یعنی ۳۱ لاکھ ۲۵ قدم ثواب ملے گا۔ یاد رہے کہ سو ہزار کا ایک لاکھ اور سولہ لاکھ کا ایک کروڑ اور سو کروڑ ایک ارب اور سو ارب ایک کھرب اور سو کھرب ایک پدم اور سو پدم کا ایک قدم ہوتا ہے اور سو قدم کا ایک لاکھ، اب آپ اندازہ لگائیں کہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب کتنا عظیم ہے (اور جب مسجد حرام میں ایک نماز کے ثواب کو انچاس کروڑ سے ضرب دیا جائے تو) اس کا اندازہ ہماری عقل نہیں کر سکتی اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ ثواب عطا فرمائیں۔ آمین



واللہ اعلم بالصواب
مکتبہ: عدنان شہزاد (علیہ السلام)

۱۰/ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۱ھ بمطابق ۰۵/ فروری



ابو اسحاق
مصحح

۱۰/ ۱۴۳۱ھ